(قسط ۵۷) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی
استاد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کی ذاتی ڈائری

۱۹۸۳ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب، اہل محلہ وگردوپیش اور ملکی وبین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال وواقعات درج فرماتے۔آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ، اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

دارالعلوم تعلیم القرآن ویسہ کے ختم بخاری میں شرکت

۲۱/اپریل: مولانا فضل واحد صاحب حقانی اوران کے رفقاء کی درخواست پر حضرت شیخ الحدیث والد ماجدان کے مدرسہ دارالعلوم تعلیم القرآن ویسہ ضلع اٹک تشریف لے گئے۔ختم بخاری کی تقریب میں شرکت کی ،اور صحیح بخاری کی آخری حدیث کا درس بھی دیا۔

مولانا عطاء المحسن اور مولانا عبدالمجید کی آمد

۲۱/اپریل : مولانا سید عطاء المحسن (صاحب زادہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے ، دفتر اہتمام میں حضرت شیخ سے ملاقات کی ،بعض اہم علمی مسائل پر تبادلۂ خیال کیا، اور حضرت شیخ سے اجازت حدیث بھی لی۔

۲۲/اپریل: انجمن تحفظ حقوق اہل سنت کے ناظم اعلیٰ مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ صاحب تشریف

لائے، بعد از مغرب حضرت شیخ الحدیث سے ان کی مسجد میں ملاقات کی، اور اپنے ہندوستان کے دورہ سے حضرت شیخ کو آگاہ فرمایا اور دعائیں حاصل کیں۔

دارالعلوم ربانیہ شیدو کے جلسہ میں شرکت

۲۱/اپریل: حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے موضع شیدو کے دارالعلوم ربانیہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی اور دعا فرمائی، احقر نے اس مقام کی مناسبت سے جہاد سید احمد شہید پر روشنی ڈالی، حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا کہ جہاد افغانستان عین کفر اور ایمان کی جنگ ہے۔

شرعی عدالت کی کارروائی میں حاضری

۲۵/اپریل: احقر وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے مولانا مفتی ولی حسن اور مولانا محمد ادریس میرٹھی صدر وفاق وغیرہ پر دائر کردہ مقدمہ کے سلسلہ میں اسلام آباد گیا، عدالت کے اختتام تک عدالتی کاروائی کو دیکھا اسی روز شام کو اسلام آباد ہوائی اڈہ پر سعودی عرب کے شیخ عبداللہ الزائد کا استقبال بھی کیا۔

سعودی عرب کے شیخ عبداللہ الزائد کی دوبارہ آمد

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی ۲۶/اپریل کو سعودی عرب کے ممتاز عالم شیخ عبداللہ بن الزائد سابق وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی حال مدرس اعلیٰ جامعۃ الامام الریاض پاکستان کے دینی مدارس کے معائنہ اور دینی وتعلیمی روابط کی غرض سے تشریف لائے، ان کی آمد کی اطلاع پہلے سے دارالعلوم حقانیہ پہنچ چکی تھی، ۲۵/اپریل کو ۱۲ بجے جب آپ اسلام آباد ائرپورٹ پر اترے تو دارالعلوم کی طرف سے احقر مولانا سمیع الحق صاحب کے علاوہ، مدینہ یونیورسٹی کے استاد شیخ عبدالقوی، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف فیصل آباد، مولانا میاں فضل حق صاحب، بھی ان کے ہمراہ تھے، دارالعلوم کے طلبہ واساتذہ اور مڈل سکول تعلیم القرآن کے طلبہ نے دارالعلوم سے باہر پرشگاف نعروں سے ان کا زبردست استقبال کیا، معزز مہمانوں کو دفتر اہتمام میں لایا گیا، جہاں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ تشریف فرما تھے، اوران کی آمد کے منتظر تھے، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ باوجود ضعف اور نقاہت کے دو آمیوں کے سہارے سے کھڑے ہوئے، اور آگے بڑھ کر ان کا خیر مقدم کیا، پھر چائے سے ان کی تواضع کی گئی۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور معزز مہمانوں کے درمیان کافی دیر تک گفتگو ہوئی اس گفتگو سے مملکتِ سعودیہ کے پاکستان اوراس کے علمی وتعلیمی سرگرمیوں میں دلچسپی اور دونوں ممالک کے آپس میں گہرے روابط پر روشنی پڑتی ہے، لہٰذا اسے نقل کیا گیا جو کہ کچھ یوں تھی۔

شیخ عبداللہ الزائد نے آپ کو فرمایا کہ ہمیں آپ (شیخ الحدیث مدظلہ) کی زیارت وملاقات کی

دیرینہ آرزو تھی، بحمد اللہ کہ آج ہم دوبارہ اس شرف عظیم سے فائز المرام ہوئے۔

شیخ الحدیث کے نام فرمانروائے سعودی شاہ فہد کا نیک جذبات پر مبنی پیغام

،جلالۃ الملک الفہد فرمانروائے سعودی عرب نے مجھے آپ کی خدمت میں تحیہ وسلام عرض کرنے کی تاکید کی تھی ، وہ آپ کے دینی مساعی اور خدمت اسلام کی شبانہ روز جدوجہد سے خوب متعارف اور بے حد مسرور ہیں وہ آپ کی صحت وعافیت مزید علمی وعملی اور روحانی ترقیات کیلئے دعاگو تھے۔

جواباً حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے شاہ فہد کے نام سلام اور اپنا پیغام دیا تو فرمایا میں شاہ کو آپ کا پیغام پہنچانا اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں، نیز حضرت شیخ الحدیث سے دریافت صحت پر فرمایا اس وقت آپ کے وسیع قوی ، تعلیمی اور اسلامی خدمات کے پیشِ نظر تمام عالمِ اسلام بالخصوص اہل پاکستان پر لازم ہے، کہ وہ آپ کی تندرستی اور صحت کیلئے دعا کرتے رہیں، اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی اور خدمت دین کیلئے آپ کے عظیم مساعی میں مزید برکتیں نازل فرمادے۔

حقائق السنن دروس ترمذی کو عربی قالب میں ڈھالنے کی خواہش

اس دوران جب احقر نے حقائق السنن اردو جامع السنن (حضرت شیخ الحدیث کے آمالی ترمذی) کا کتابت شدہ کچھ مسودہ پیش کیا،تو معزز مہمان اوران کے رفقاء کے چہروں پر حد درجہ بشاشت اورفرحت وانبساط کے آثار ہویدار ہوئے ،متفرق مقامات سے متن ،عنوانات اورحواشی دیکھ کر حد درجہ مسرت کا اظہار فرمایا اوراس کی تکمیل کی دعا کی، نیز مشتاقانہ طور پر جلد اس کو عربی میں ڈھالنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

ادھر دارالحدیث کا وسیع ہال ، دارالعلوم کے اساتذہ اورطلبہ سے کچھا کچھ بھر چکا تھا، جہاں معزز مہمان نے خطاب کرنا تھا، شیخ عبداللہ الزائد جب حضرت شیخ الحدیث کی معیت میں دارالحدیث میں داخل ہوئے تو ہال نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھا، دارالعلوم کے استاد شعبہ حفظ قاری محمد سلیمان صاحب کی تلاوت کلام سے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔

احقر نے معزز مہمانوں کا پرجوش خیر مقدم کیا، اوراجمالی تعارف کے بعد مولانا عبدالرحیم اشرف (فیصل آباد) کو تقریر کی دعوت دی،ان کی مختصر تقریر کا ایک اقتباس یہ ہے:

حقانیہ کے طلبہ کا امتیاز تعلیمی اور جہادی ہر دو میدانوں میں مصروف ہونا

ابھی جہاں بیٹھے بیٹھے مجھے یہ احساس ہوا کہ شیخ عبداللہ الزائد کے دورہ کا آغاز اوراس کی پہلی تقریب دارالعلوم حقانیہ سے شروع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے

جن بیشمار نعمتوں سے نوازا ہے، ان میں ایک یہ بھی ہے کہ اس سے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے طلباء نہ صرف میدان تعلیم میں عظیم ترین سعادتوں سے بہرہ ور ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر جہاد افغانستان میں بھی بنفس نفیس مصروف اور شریک کار رہیں، یہ ادارہ اس وجہ سے بہت زیادہ افتخار کا مستحق ہے کہ اسکے تربیت یافتہ بزرگوں اور نوجوانوں نے جہاد افغانستان میں نہ صرف حصہ لیا، بلکہ بہت سوں نے خلعتِ شہادت بھی حاصل کی ہے ، جب یہ نقطہ سامنے آیا تو مجھے یہاں سے آغاز میں ایک عجیب سی حلاوت اور لذت محسوس ہوئی۔''

اس کے بعد احقر نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اور دارالعلوم کی جانب سے کلمات ترحیب پیش کئے، اور دارالعلوم کا اجمالی تعارف کرایا، شیخ عبدالقوی کے مختصر خطاب کے بعد شیخ عبداللہ الزائد نے مفصل تقریر کی۔ تقریب ختم ہوئی تو معزز مہمانوں نے دارالعلوم کے مختلف شعبہ جات کتب خانہ، دفترالحق، دارالتصنیف، مؤتمر المصنفین کا معائنہ کروایا۔

''قادیان سے اسرائیل تک'' نامی کتاب میں دلچسپی

مؤتمر المصنفین کی مطبوعات میں آپ نے'' قادیان سے اسرائیل تک'' نامی کتاب میں بڑی دلچسپی ظاہر کی، اور مجھ سے خواہش ظاہر کی، کہ اس کا عربی میں ترجمہ کرایا جائے اور عرب مما لک میں پھیلا جائے۔

اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ہمراہ ہمارے غریب خانہ پر تشریف لے گئے، جہاں آپ نے ظہرانہ میں شرکت کی، یہاں سے فراغت کے بعد معزز مہمانوں کو دارالحفظ والتجوید میں لایا گیا، دارالحفظ کے طلبہ نے پرشگاف نعرہ ہائے تکبیر سے ان کا استقبال کیا، شیخ نے یہاں بھی ایک ایک طالب علم سے ہاتھ ملایا جب شیخ کو قاری محمد عبداللہ صاحب کے تعارف سے یہ معلوم ہوا، کہ دارالحفظ کے اکثر طلبہ کے والدین یا تو مہاجر ہیں اور یا جہاد افغانستان میں شہید ہو چکے ہیں، بعض طلباء کرام ایسے بھی ہیں جو مسلمانوں کے قدیم علمی مراکز سمرقند و بخارا سے تعلق رکھتے ہیں، اور بعض امام بخاری کے موطن خرتنگ سے تعلق رکھتے ہیں، تو حد درجہ متاثر ہوئے ، اور طلبہ کی تعلیمی صلاحیت ، قرأت وتجوید، اور عربی کے مکالمے ہمہ تن انہماک اور زبردست اشتیاق سے سنے۔

نوعمر طالب علم کے ترحیبی کلمات اور عربی مکالموں پر حیرت کا اظہار

جب ۹ سال کے ایک طالب نے فصیح عربی اور معصومانہ لہجے میں شیخ کی خدمت میں دارالحفظ کے طلبہ کی طرف سے فصیح عربی میں استقبالیہ کلمات کہے تو شیخ الزائد کی حیرت کی انتہاء نہ رہی ، اور فرمایا انا لانستطیع ان نتکلم مثل ھذا طلبہ کے عربی مکالموں ، اور ایک طالب علم کا خطبۂ حجۃ الوداع کے ایک حصہ کا پڑھنا اور ایک کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر حضرت فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دردانگیز

کلمات نے تو تمام حاضرین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا، اس موقع پر قلوب میں رقت تھی، چشم پرنم تھے۔

بعد میں شیخ محترم پشاور تشریف لے گئے، میں بھی پشاور چارسدہ اتمانزئی کے بعض پروگراموں میں آپ کے ساتھ رہے۔

افسران کا سہ روزہ تربیتی کورس

۲۳ تا ۲۵ر اپریل: پشاور رورل اکیڈمی میں زیر تربیت ملک کے چاروں صوبوں سے بڑے بڑے افسران کا ایک گروپ ۲۳ تا ۲۵ر اپریل کو اپنے سہ روزہ اسلامی تعلیمات کے پروگرام پر دارالعلوم حقانیہ تشریف لایا، تینوں روز حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے درس حدیث میں شریک رہے، اس کے علاوہ حضرت مولانا زاہد الحسینی صاحب مدظلہ اور دارالعلوم کے اساتذہ مفتی غلام الرحمٰن، مولانا انوار الحق، قاری محمد عبداللہ اور احقر مختلف موضوعات پر ان کو لیکچرز دیتے رہے، پروگرام کے اختتام پر گروپ کے چیئرمین جناب مقبول حسین صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت شیخ الحدیث کے درس حدیث اور دارالعلوم حقانیہ کے اساتذہ کے لیکچرز سے ہمیں پہلی بار یہ محسوس ہوا کہ اللہ کے نام اور دین کے کام میں بڑی تاثیر ہے، اور اسلام کے ہمہ گیر نظام عدل کے مقابلہ میں دنیا کے تمام نظام ہائے سلطنت ہیچ ہیں۔

مجددی صاحبان اور غلام فاروق کی آمد

۲۴ر اپریل: جہاد افغانستان کی مرکزی قیادت کے رہنما جناب مولانا فضل علی صاحب مجددی اور جبہ نجات ملی کے سربراہ جناب مولانا صبغۃ اللہ مجددی کے صاحبزادے ڈاکٹر ذبیح اللہ مجددی مجاہدین کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے، دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات کی، جہاد افغانستان کی موجودہ صورتحال اور دیگر کئی اہم امور پر تبادلہ خیال کیا۔

۲۸ر اپریل: پاکستان کے سابق وزیر تجارت اور مشرقی پاکستان کے سابق گورنر جناب خان غلام فاروق خان صاحب دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے، حضرت شیخ الحدیث سے ملاقات کی اور بعض اہم امور پر تبادلۂ خیال کیا۔

بغیر کسی تشہیر کے ختم بخاری کی تقریب

۱۱ر مئی: دارالعلوم حقانیہ میں ختم بخاری کے موقع پر کسی خاص تقریب کا اہتمام نہیں کیا جاتا اور نہ ہی اس کی تشہیر کی جاتی ہے، جیسا کہ عام طور پر اس موقع پر مدارس کا معمول ہے کہ متعلقین ولواحقین اور وابستگان وخواص کے نام تقریب میں شرکت کیلئے دعوت نامے جاری کئے جاتے ہیں، اور اشتہارات بھی شائع ہوتے ہیں، بفضل اللہ دارالعلوم حقانیہ کی خدمات علوم ومعارف کی اشاعت اظہر من الشمس ہیں ہر سال فارغ

ہونے والے سینکڑوں فضلاء جو ملک وبیرون ملک دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر خدمت دین میں مصروف ہیں۔

اوراب تو ان کی ایک بڑی تعداد افغانستان کی محاذ جنگ پر روسی دشمن سے برسرپیکار ہے، غرض دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء متعلقین اوروابستگان کا حلقہ اس قدر وسیع ہوگیا ہے کہ اب نہ تو ان کا احاطہ کسی کے بس کی بات ہے،اورنہ ہی یہ ممکن ہے،کہ سب کو بروقت مطلع کیا جاسکے،پھر بھی دارالعلوم کے مخلصین و متعلقین، درس حدیث کے عشاق اور حضرت شیخ الحدیث سے خصوصی وابستگی رکھنے والے ختم بخاری کے منتظر اور اس موقع پر حصول برکت ودعا کیلئے بیتاب رہتے ہیں، حسب سابق اس مرتبہ بھی ایک ماہ قبل احباب و متعلقین خطوط، قاصدین، پیغامات، اورفون کے ذریعہ ازخود ختم بخاری کی تاریخ کا تعین دریافت کرتے رہے انگریزی تاریخ ۹ کو: جب حضرت شیخ الحدیث نے فیصلہ فرمایا کہ ۱۱رمئی دس بجے صبح ختم بخاری کیا جائیگا تو یہ خبر آناً فاناً پورے علاقے میں پھیل گئی، اور گیارہ مئی کو دس بجے سے قبل دارالحدیث کا وسیع ہال مہمانوں اور طلبہ سے کھچا کھچ بھر گیا۔

حضرت شیخ الحدیث مسند حدیث پر، اوردارالعلوم کے دیگر مشائخ واساتذہ دائیں بائیں جبکہ سامنے سینکڑوں نورانی طلبہ صحیح بخاری کھولے ماہی بیتاب کی طرح بیٹھے تھے، عجیب پر کیف اورروح پرور منظر تھا،احقر سمیع الحق جو تین ہفتوں سے علیل اور پشاور خیبر ہسپتال میں چند دن زیرعلاج رہا،آج قدرے افاقہ سے تھا،تو دارالحدیث کے اس سالانہ ختم میں شریک ہونے کے لئے حاضر تھا۔

اختتام پر حضرت شیخ الحدیث کے طویل دعا فرمانے کے بعد حاضرین صرف مصافحہ اورطلب دعا کی غرض سے حضرت پرٹوٹ پڑے، اورخدام وعشاق مصافحہ ودست بوسی کی سعادت حاصل کرتے رہے۔

دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

۱۲رمئی: مولانا گوہر شاہ حقانی اورمولانا غلام محمد صادق حقانی کے شدید اصرار پر حضرت شیخ الحدیث چارسدہ تشریف لے گئے، جہاں سینکڑوں علماء نے شہر سے باہر نکل کر، دورویہ لائنوں میں فلک شگاف نعروں کے ساتھ حضرت کا استقبال کیا، حضرت شیخ کی آمد کی خبر سن کر پورا علاقہ اُمڈ آیا تھا، عشاق اورمخلصین ایک نظر دیکھنے کیلئے ترس رہے تھے، جب مصافحہ سے سب کی یہ تمنا پوری ہونا مشکل ہوگی تو مدرسہ کے دفتر کی ایک کھڑکی کھول دی گئی، جہاں سے باری باری سب ایک نظر دیکھ کر دوسروں کو زیارت کا موقع بخشتے رہے، حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اوردارالعلوم حقانیہ کے مفتی اعظم مولانا مفتی محمد فرید نے وہاں دارالحفظ والتجوید کا سنگ بنیاد بھی رکھا، اس کے بعد بخاری کی تقریب تھی، حضرت شیخ الحدیث نے

درس دیا، جس میں بڑے بڑے اکابر علماء اور مختلف دینی مدارس کے شیوخ حدیث بھی موجود تھے، نماز مغرب سے آدھ گھنٹہ قبل واپسی ہوئی۔

جامعہ مدنیہ اٹک میں درس حدیث

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی (اٹک) کے شدید اصرار پر حضرت شیخ الحدیث ان کے مدرسہ جامعہ مدنیہ کے ختم بخاری کی تقریب میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے، اور مدینہ مسجد کے بڑے اور وسیع ہال میں سینکڑوں افراد جو زیادہ تر جدید تعلیم یافتہ اور مختلف محکموں کے بڑے افیسرز تھے، کو درس حدیث دیا، اور پھر انجمن نوجوانان اشاعت القرآن کی طرف سے دئے گئے عصرانہ میں بھی شرکت فرمائی۔

امتحانات وفاق المدارس اور تعطیلات

۲۸/رجب سے دارالعلوم کے امتحانات شروع ہوئے، شعبہ حفظ وتجوید اور دورۂ حدیث کے امتحانات وفاق المدارس العربیہ نے لئے، جس کے ممتحین کراچی وغیرہ سے تشریف لائے تھے، اسی اثناء میں وفاق کے زعماء نے بھی دو مرتبہ دارالعلوم کا دورہ کیا۔ دس شعبان کو دارالعلوم میں تعطیل ہوئی۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی مجلس میں برطانوی خاتون سکالر مسز ارا شیگ کی حاضری

برطانوی خاتون جو کہ مغربی جرمنی کی عالمی خبررساں ایجنسی کی نمائندہ مسز آرا شیگ (ARA SHEEG) ماسکو میں برطانیہ کے سفارت خانہ میں کر چکی ہیں اور اس وقت پاکستان ٹوبیکو کمپنی لمیٹڈ (P.T.C) کے علاوہ دنیا بھر میں اس کمپنی کے ساتھ بڑے کارخانوں کے چیئرمین کی ہمشیرہ ہیں۔

۳/مئی ۱۹۷۳ء کو دارالعلوم حقانیہ تشریف لائیں، اور حضرت اقدس شیخ الحدیث سے ملاقات کی، حضرت الشیخ سے ملاقات اور بعض امور پر گفتگو کیلئے کافی دن پہلے وقت مانگا تھا، مذکورہ خاتون روس کے اکثر ان علاقوں اور ریاستوں کا دورہ کر چکی ہیں، جہاں روسی استعمار نے بزور قبضہ اور اپنے نظریات کو مسلط کرنے کے بعد مسلمانوں کے مذہب عبادت گاہوں واملاک کو تاراج نیست ونابود کرنے کی بہیمانہ کوشش کی، چونکہ ان کی گفتگو کے بعض حصوں سے جہاد افغانستان دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور حضرت شیخ الحدیث کی زندگی کے بعض اہم پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے، حضرت الشیخ اور برطانوی خاتون کے درمیان ترجمان کے فرائض پی ٹی سی اکوڑہ خٹک نے جنرل میجر صاحب جناب جیلانی صاحب نے ادا کئے۔

برطانوی خاتون: برطانوی خاتون نے روس کے علاقوں سمرقند وبخارا، ترکستان اور افغانستان میں مسلمانوں ومجاہدین کے روسی فوج توپ وتفنگ، ٹینکوں، بمبار طیاروں سے معرکۃ الآراء ہونے کے مشاہدات سنائے۔

حضرت الشیخ: حضرت الشیخ نے فرمایا کہ واقعۃ بعض یورپی خواتین بڑی دلیر اور بہادر ہوتی ہے، کہ عین محاذ جنگ میں بموں اور گولوں کی گھن وگرج میں جاکر حالات جنگ معلوم کرلیتی ہیں اور مظلوم پر ظلم کے جو پہاڑ ڈھائے جاتے ہیں اس سے اقوام عالم کو آگاہ کرکے ان کے ضمیر کو جھنجوڑ دیتی ہیں۔

برطانوی خاتون کے اس سوال پر کہ کیا دارالعلوم حقانیہ میں سمرقند، بخارا، ترکستان اور کابل وقندھار کے طلباء بھی پڑھ رہے ہیں، انہیں علاقوں کے رہنے والے طلباء کو بلا کر ان سے ملاقات کرائی گئی، اس ملاقات میں انہوں نے بے حد دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے ان طلباء سے یہاں آمد کا مقصدِ تعلیم وتربیت فراغت کے بعد اپنے علاقوں کو واپسی، مستقبل کے ارادوں اور پروگرام اور اس نوعیت کے دیگر اہم سوالات کئے۔

حضرت الشیخ: اس وقت جہاد افغانستان میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور علماء کی ایک بہت بڑی جماعت میدان جہاد میں قیادت وامارت کا کردار ادا کررہے ہیں۔اور ہر محاذ پر لڑنے والوں میں پیش پیش ہیں۔

برطانوی خاتون: برطانوی خاتون نے حضرت کے اس ارشاد کی بڑی مسرت اور فراخدلی سے تصدیق کرتے ہوئے، کہا کہ جب میں روس میں برطانوی سفارت خانہ میں کام کرتی تھی، میں نے وہاں سمرقند وبخارا اور اس کے ملحقہ علماء سے بھی ملاقاتوں کے دوران دارالعلوم حقانیہ اور اس خطہ کے علماء وفضلاء بالخصوص آپ (مولانا عبدالحق) کا بارہا ذکر سنا، اس طرح میں جہاد افغانستان میں یہاں کے پڑھے ہوئے علماء کی حیرت انگیز قائدانہ صلاحیتوں سے اپنے ذاتی تجسس کی بناء پر خوب واقف ہوگئی اور اسی وجہ سے میرا خیال یہ تھا کہ دارالعلوم حقانیہ جو کہ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا مرکز ہے، جس کے تعلیم یافتہ افغانستان میں روسی فوجوں سے ڈٹ کر مقابلہ کررہے ہیں، میرے دل میں دارالعلوم حقانیہ آپ اور یہاں کے رہنے والوں کی ملاقات کا اشتیاق پیدا ہوگیا تھا، اور اس تمنا کی وجہ سے مضطرب رہی، آج آپ کی ملاقات سے یہ دیرینہ خواہش اور تمنا پوری ہوگئی۔

برطانوی خاتون نے مزید بتایا کہ میں نے بہت قریب سے بعض روسی مسلم علاقوں کو دیکھا ہے، چونکہ روس کا تسلط وہاں زیادہ تر مسلم علاقوں پر ہے اور اب کافی عرصہ سے قدرت کا کچھ ایسا مظاہرہ ہورہا ہے کہ ان علاقوں میں اگر روسیوں کا ایک بچہ پیدا ہوتا ہے، تو مسلمانوں کے تین وچار تو گویا اس تناسب سے مسلم آبادی روز بروز بڑھ رہی ہے، روس نژاد وہاں کے مسلمانوں سے تنگ آرہے ہیں، اور اب وہ وقت دور نہیں جب وہاں کے مسلم نوجوان نسل روسیوں کو اپنے علاقوں سے باہر نکال دیں گے۔

حضرت الشیخ: جہاد افغانستان میں بھی علماء کرام اور مسلمان بے سروسامانی اور نہتے ہونے کے باوجود جو کردار ادا کررہے ہیں، اس سے بھی روس کی اصل حقیقت دنیا پر واضح ہوچکی ہے، حالانکہ روسی قوت کو ساری

دنیا میں ایک اور نا قابل تسخیر طاقت اور ہوّا سمجھا جا رہا تھا مگر الحمدللہ ہمارے ان علماء کرام اور مجاہدین افغانستان نے سر پر کفن باندھے خدا کے فضل وکرم سے روسی قوت کا ایسا مقابلہ کیا کہ ساری دنیا کے سامنے روسی استعمار و طاقت کا بھانڈا پھوٹ گیا۔

مسز آراشیگ: خاتون نے تعجب سے پوچھتے ہوئے کہا آپ کا یہ ادارہ دارالعلوم حقانیہ اس قدر وسیع وعریض احاطہ وعظیم الشان بلڈنگ پر مشتمل ہے اور ایسی ہی تعلیم پانے والے قریباً ۱۵۰۰ طلباء جن کے قیام وطعام پانی وبجلی ودیگر ضروریات بھی ادارہ کے ذمہ ہیں، اتنے اخراجات کہاں سے پورے ہوتے ہیں، حالانکہ آپ کا ادارہ حکومت کا تعاون اور ایڈ وغیرہ بھی قبول نہیں کرتا؟

حضرت الشیخ: ہم مسلمانوں کا ایک خدا ہے اور ہمارا یقین کامل ہے، کہ وہی پالنے والا اور رزق دینے والا ہے، اس ذاتِ برحق نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے: ومن یتق الله یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لایحتسب ہمارا یہ ادارہ، اس کے طلباء، اساتذہ، اور فضلاء وغیرہ اسی وحدہ لاشریک خدا کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے سارا سال اپنے تعلیمی وتدریسی کام اور پھر تعلیم سے فراغت کے بعد تبلیغ، خدمت دین، جہاد اور اعلائے کلمۃ اللہ میں منہمک اور مصروف رہتے ہیں، خداوند کریم ان کیلئے رزق اور معاش کے اسباب غیب سے مہیا کر دیتے ہیں، الحمدللہ الحمدللہ ہم نے آج تک خدا کے سوا کسی کے سامنے دست سوال نہیں پھیلایا، آپ جو تقریباً ساٹھ کارخانوں سے تعلق رکھتی ہیں اور آپ کیساتھ پی ٹی سی اکوڑہ خٹک کے منیجر ودیگر افسران تشریف لائے، کیا آپ یا آپکے ان رفقاء سے آج تک میں نے یا دارالعلوم کے کسی نمائندہ نے آپ کے ہاں آکر کسی عنوان سے دارالعلوم حقانیہ کی معاونت کے سلسلہ میں کچھ طلب کیا ہے......؟ ہرگز نہیں ہمارا ویرزقه من حیث لایحتسب پر ایمان بھی ہے، اور شبانہ روز کا مشاہدہ بھی ہے۔

برطانوی خاتون نے حضرت شیخ الحدیث کا شکریہ ادا کرتے ہوئے، باوجود ضعف وکمزوری کے ملاقات وگفتگو کے تکلیف دہی پر معذرت چاہی، ملاقات کے بعد مذکورہ خاتون نے دارالعلوم حقانیہ کے تمام شعبوں کو بنظر تحقیق دیکھا کتب خانہ میں بعض نوادرات دیکھ کر بے حد خوش ہوئیں۔ دارالحفظ والتجوید کے بعض چھوٹے طلباء نے قرآن مجید کی کچھ آیات سنائیں، آپ نے ادب واحترام سے سنا اور اسلام کی عظیم نشرگاہ کے بلا کسی ظاہری اسباب کے وسعت وترقی کو دیکھ کر خوشگوار وتعجب انگیز تاثرات کے ساتھ واپس چلی گئیں۔

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے طلباء کے ساتھ سوال وجواب کی نشست

۲۹ رمئی: کو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی فیصل مسجد اسلام آباد کے طلباء کی ایک جماعت جو تقریباً پچاس افراد پر مشتمل دارالعلوم حقانیہ کے مطالعاتی دورہ پر آئی، دفتر اہتمام میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے

ملاقات کے بعد احقر سے معلومات کی غرض سے دارالعلوم کے نصاب ،طرزِ تعلیم ، مدتِ فراغت ، دارالعلوم کے تاریخ تاسیس سند، دارالعلوم کے اخراجات اور جہاد افغانستان کے بارہ میں سوالات کئے ،جن کے احقر نے حتی الامکان تشفی بخش جوابات دیئے،تمام طلباء بڑے غور وفکر وانہاک سے سنتے رہے ،جبکہ کچھ طلباء نے یہ تمام حالات کوائف اپنے ڈائری میں منضبط بھی کئے،سوالات وجواب کے اس وقفہ کے بعد طلباء نے حضرت شیخ الحدیث سے کچھ نصائح سننے کی خواہش ظاہر کی ،اس موقع پر حضرت نے جن ارشادات عالیہ سے ان طلباء کونوازا،وہ کچھ یوں تھے۔

اسلامک یونیورسٹی فیصل آباد کے طلبہ کوشیخ الحدیث کے ارشادات

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ارشادنبوی ہے کہ طالب علم کیلئے فرشتے رحمت کے پر بطوراعزاز بچھاتے ہیں، میں اس کی کوئی تاویل نہیں کرتا،آپ حضرات بھی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے طالب علم ہیں،اس یونیورسٹی کامقصد بھی اسلامی تعلیمات اورعلوم کی ترویج واشاعت ہے،اس لئے آپ بھی اس ارشادنبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمرے میں آتے ہیں اگرآج کوئی کہہ دے کہ طالب العلم کیلئے فرشتے پر بچھاتے ہیں،تواس میں کوئی تعجب اورحیرت کی بات نہیں۔

ملائکہ کے ذریعہ موذی اشیاء سے حفاظت الٰہی کانظام

کیونکہ رب العزت نے انسان کے ہونٹوں پر دوفرشتے مقرر کئے ،اسی طرح آگے پیچھے دائیں بائیں ہرطرف باڈی گارڈ موجود ہیں،تمام فرشتے تکوینیات کے نظام پر رب العزت نے مقرر کیئے۔زمین پرکروڑوں اربوں سے بھی زیادہ موذی حشرات الارض موجود ہیں،اگررب العزت کی جانب سے فرشتوں کے باڈی گارڈ کاانتظام نہ ہوتا توہروقت ان کی طرف سے ضرر رسانی کاخطرہ لاحق ہوتا،یہی حفاظت ہی ہے جس کی بدولت یہ حشرات انسان کے قریب نہیں آتے ،ہاں جوتکلیف انسان کیلئے مقدور ہووہ پہنچ کر دیتا ہے ،بس وٹرک میں چند پونڈ ہواڈال کرسینکڑوں من بوجھ اس میں لاداجاتا ہے،مگرٹائر دبتانہیں کیونکہ جوہوا ٹائر میں ڈال دی گئی ہے اس میں اتنی قوت اورطاقت ہے کہ سینکڑوں من وزن کامقابلہ کرسکے،مگرانسان پرلاکھوں پونڈا ہوا، کادباؤ ہروقت رہتاہے،مگروہ نہ دبتا ہے اورنہ اس ہوا کی کسی قوت اورطاقت کااس پرکوئی اثر ہوتاہے ، اس کی وجہ یہ ہے ،کہ لاکھوں فرشتے ہرکسی کی خدمت وحفاظت میں ہروقت مشغول رہتے ہیں،آپ کایہاں آنا ہی صرف باعث برکت نہیں بلکہ آپ کے ساتھ وہ فرشتے یعنی باڈی گارڈ بھی یہاں تشریف آوری کرچکے ہیں،جن کاآنا برکات وفضائل کاباعث ہے۔

انگریز دور میں مسلمانوں کو بدلنے کی سرتوڑ کوششیں

محترم حضرات! آپ کو معلوم ہے، کہ ہمارا یہ ملک انگریزوں کے ماتحت تھا، انگریزوں نے تسلط حاصل کرنے کے بعد قریباً ڈیڑھ سو برس حکومت کی، مسلمانوں کی عادات وروایات بدلنے کے ساتھ یہ بھی کوشش کی کہ اس ملک کی آبادی کو عیسائی بنائیں، اس مقصد کیلئے یہاں مشنری ادارے قائم کئے، پادری بھیجے تشدد اور لالچ سے بھی کام لیا، اگرچہ چند نیک لوگوں نے مقابلہ بھی کیا لیکن جو قسمت میں مقدر ہوتا ہے، وہی ہوتا ہے شامت اعمال کا نتیجہ تھا کہ انگریز، سکھ اور ہندو مسلمانوں پر مسلط رہے، ہندوستان کی سڑکوں کے دونوں طرف درجنوں علماء کو درختوں پھانسی سے لٹکایا گیا غرض جتنی زیادتیاں باطل قوتوں نے مسلمانوں کو دبانے کیلئے چاہیں کرلیں۔

انگریز کا مقابلہ کرنے کیلئے قیام دارالعلوم دیوبند کے دیرپا اثرات

اس افسوسناک دور میں ہندوستان کے چند علماء نے سوچا کہ انگریز سامراج اور عیسائیت کا مقابلہ جنگ سے تو ناممکن ہے، نہ قوت وطاقت اور نہ ذرائع حرب سے یہ سب کچھ پانا ممکن ہے، ان علماء کا مقصد اسلام کو بچانا تھا، چنانچہ علماء میں سے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ اور مولانا محمد قاسم نے انگریزی سامراج اور ان کی عیسائی مشنریوں سے آزادی اور چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے ایک مضبوط قلعہ بنانے کا ارادہ کرکے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد ڈال دی۔

ابتداء میں ایک طالب علم اور ایک استاد ہے، دونوں کا نام محمود ہے، انار کے درخت کے نیچے ایک چھوٹی سی مسجد میں بسم اللہ کرتے ہیں دل میں ارادہ انگریز کے تسلط کو ختم کرنا ہے، لوگ مذاق اڑاتے ہیں، کہ یہ چند مولوی کیا کرسکتے ہیں، اور کیا کریں گے، مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس عظیم مدرسہ نے کیسے کیسے رہنمایانِ ملت کو پیدا کیا، جن کی قیادت کے بدولت مسلمانان ہند میں حریت کا جذبہ بیدار ہوا، اور مسلمان انگریزی استعمار کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، اس مدرسہ کی آج یہ حالت ہے، کہ دنیا کے ہر کونے میں کوئی نہ کوئی دارالعلوم دیوبند کا فارغ التحصیل موجود ہوگا، جو اشاعت اسلام اور تدریس وتعلیم ودیگر فرائض کی ادائیگی میں مصروف ہوگا۔

دیوبندی علماء کرام نے مغربی تہذیب کا راستہ برصغیر میں روکا

ابھی حال ہی میں ہمارے علماء کے ایک وفد نے عراق اور کویت وغیرہ کا دورہ کرنے کے بعد اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان ممالک میں نماز کی امامت کرنے والے بھی تہذیب مغرب میں ڈوبے ہوئے ہیں آج برصغیر ہند میں ۲۰ کروڑ مسلمان دارالعلوم دیوبند کی بدولت اپنے دینی تہذیب اور تشخص کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ اس مدرسہ اور اس سے فیض یافتگان نے سینوں اور سفینوں میں دین کو جمع کیا۔ رب العزت کے اس فرمان کے مطابق ام الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها۔ ترجمہ: والیان

ملک جب کسی بستی میں داخل ہو جاتے ہیں اسکو تہہ وبالا کر دیتے ہیں۔

انگریز نے عیسائی و استعماری انقلاب لانے کی کوشش کی اور برصغیر ہند میں ہر قسم کا فساد جوان کیلئے ممکن ہوسکا پھیلایا مگر پھر بھی وہ دین کو ختم نہ کر سکے۔ کیونکہ اسی مدرسہ کے فرزندان نے ان کا مقابلہ کیا جیسا کہ بیشمار ملکوں میں آج بھی کفر و اسلام کا مقابلہ جاری ہے۔ مگر علماء حق ہی کفر کے خلاف سینہ سپر ہیں۔ رولٹ کمیٹی کی رپورٹ میں تسلیم کیا گیا ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ میں اوراس کے بعد انگریزوں کا مقابلہ مولوی ہی نے کیا۔

حقانیہ کا قیام اوراس کے فضلاء کا جہاد اور دیگر میدانوں میں رہبرانہ کردار

یہ ادارہ دارالعلوم حقانیہ بھی اس دارالعلوم کا فیض ہے۔ پاکستان قائم ہونے کے بعد ہم نے یہاں آکر سوچا کہ سب سے پہلے دین کی حفاظت کا بندوبست کرنا چاہیے ہمارے سامنے اپنے بزرگوں کا نمونہ اور کارگذاری تھی۔ چنانچہ اس دارالعلوم کی بنیاد ڈالی گئی تاکہ یہاں سے بھی ایسے علماء و فضلاء پیدا کئے جا سکیں جو دین کے دشمنوں کے خلاف بروقت ہر میدان میں صف آراء ہیں چنانچہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ عرصہ دراز سے مشرق وسطیٰ میں جنگ و حالت جنگ جاری ہے۔ ایک طرف مٹھی بھر بائیس لاکھ یہودی اور دوسری طرف بارہ کروڑ مسلمان جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے مادی و مالی وسائل سے مالا مال کیا ہوا ہے۔ مگر پھر بھی ہر وقت مسلمانوں کو شکست و ریخت کا سامنا کرنا پڑھ رہا ہے' آپ کو معلوم ہے کہ کبھی بیت المقدس پر قبضہ، کبھی بیروت میں مسلمانوں کا قتل عام اور کہیں دیگر مظالم اور رسوائیوں سے مسلمان دوچار ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں نے مغربی تہذیب کو اپنا کر اپنے اسلامی تمدن و روایات کو بھلا دیئے ہے، اس کے مقابلہ میں روس جیسا قوی اور دیوقامت ملک ہے اور چند ہزار بے بس افغان مجاہدین جو دینی جذبہ جہاد سے مالا مال ہیں ان کے مقابلہ میں وہ بے بس ہے، اگر چہ حکومت پاکستان افغان مہاجرین کو پناہ دینے کی حد تک اعانت کررہی ہے، مگر کوئی ملک پاکستان سمیت ان مجاہدین کو فوجی امداد نہیں دے رہا

یہ برکات اور کامیابیاں رب العزت کے فضل اور ان علماء کی قربانیوں کی وجہ سے ہیں گلگت چترال سے لے کر کوئٹہ پشین تک تمام سرحد پر اس مدرسہ کے فضلاء اور دیگر علماء اور طلبا نے کمیونسٹ فوج کے خلاف نبرد آزما ہیں، آج اگر اس طرح اسلامی مدارس مشرق وسطی میں بھی ہوتے تو وہ حالات نہ ہوتے جن کا آج وہاں کے مسلمان سامنا کررہے ہیں، جس طرح کہ اکابر دیوبند نے انگریز کی ریشہ دوانیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے دارالعلوم قائم کیا۔

تقسیم کے بعد جب ہم پاکستان آئے نئی نئی حکومت بن چکی تھی، کوئی وزیر نئے کارخانوں پر اصرار کررہا تھا اور کوئی فوجی قوت کو بڑھانے پر مصر تھا، غرض ہر شعبہ اقتصاد و معاش کو ترقی دینے پر بیانات زور وشور سے دیئے

جارہے تھے اور صنعتوں وغیرہ کے لگانے کے اعلانات ہوتے رہے، مگر کسی دینی ادارہ کے قیام کا اعلان کسی نے نہ کیا حالانکہ جس نظریئے کے تحت یہ ملک معرض وجود میں آیا تھا اس کا پیش نظر تو دینی ادارہ کے قیام و استحکام کی طرف فوری توجہ دینی چاہیے تھے، اس زمانہ کے ایک وزیر سے پوچھا گیا کہ دین کی ترقی کیلئے کیا قدم اٹھایا جائے گا اور کسی قسم کا ادارہ بنایا جائے گا، توانہوں نے کہا کہ ہم سوچ رہے، لیکن ہم جو ادارہ بنائیں گے وہ دارالعلوم دیوبند کی طرح نہیں ہوں گے، بلکہ جامعہ ازہر جیسے آزاد خیال دینی ادارے بنائیں گے۔

دارالعلوم حقانیہ کے قیام کا مقصد اسلامی نظریہ کی حفاظت واشاعت

بہرحال ہم نے بھی اسلامی نظریہ اور اس کی حفاظت واشاعت کی بناء اللہ کا نام لیکر بغیر کسی اعلان اپیل وتشہیر وبلاکسی پیشگی چندے وغیرہ کے اکوڑہ خٹک کی ایک چھوٹی سی مسجد میں کام شروع کردیا۔ اللہ کے فضل وکرم سے اب یہ دارالعلوم اور اس کے اثرات آپ کے سامنے ہیں، اسکے فضلاء جہاد کے سربراہ ہیں، مفتی ہیں، مدرس ہیں، معلم ہیں، سیاسی زعماء ہیں، اور دیگر مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اسلام کی تعلیمات کا نمونہ پیش کررہے ہیں ایک وقت وہ بھی تھا کہ ملک کے ایک سابق صدر نے کہا تھا کہ ہم ایک دارالعلوم دیوبند کے اثرات کو زائل کرنا چاہتے ہیں مگر یہاں تو گھر گھر ہی دینی مدارس بن رہے ہیں، موجودہ صدر تو بحمدللہ دیندار ہے اور ملک میں نظام مصطفیٰ قائم کرنے کا بھی خواہاں ہے، رب العزت اسے حقیقی معنوں میں ترویج کی توفیق عطا فرمائے۔

ہم حکومت پر بوجھ بننا نہیں چاہتے، بحمدللہ ہمارے جملہ مصارف رب العزت غیب سے پورا فرماتے ہیں، نصاب تعلیم کی اصلاح اور علوم جدیدہ کا اس میں سمونا وغیرہ بھی ہمارے زیرغور ہے، ان شاء اللہ آہستہ آہستہ یہ سب کچھ تکمیل تک پہنچ جائے گا، فی الحال ہم نے مڈل تک مروجہ نصاب کے ساتھ علوم دینیہ کو بھی رکھا ہے۔ ان شاء اللہ بتدریج مڈل سکول کو میٹرک تک ترقی دے کر علوم دینیہ کا نصاب بھی بڑھا دیا جائیگا۔

اسلامی یونیورسٹی کے قیام کا مقصد پورا کرنا ضروری ہے

آپ کی اسلامی یونیورسٹی جس مقصد کیلئے قائم کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ اس مقصد میں کامیابی سے ہمکنار فرمادے، آپ کی جس قدر محبت دین سے ہوگی، آپ کے لئے باعث ترقی درجات ہوگی اور یونیورسٹیوں کے طلبا آپ کے دینی معیار کو دیکھیں گے تو نصیحت لیں گے، آپ لوگوں کے ہاتھوں میں آئندہ حکومت آئے گی تو اگر آپ حقیقی معنوں میں دینی علوم سے آراستہ ہوں تو دین کا بول بالا ہوگا۔